قنفذ کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قنفذ احناف کے ہاں حلال ہے یا حرام؟ اور کس کتاب میں یہ مسئلہ مذکور ہے؟ بینوا توجروا

المستفتی: نظر محمد لاہور صوابی......۶/مارچ ۱۹۸۶ء

الجواب: واضح رہے کہ قنفذ احناف کے نزدیک مکروہ ہے، کما فی الهندية ۵: ۳۲۱﴿۱﴾ والفقه علی المذاهب الأربعة ﴿۲﴾ وغیرہ ﴿۳﴾ لیکن مشکل یہ ہے کہ قنفذ "شیشکی" کو کہا جاتا ہے یا "شکونڑ" کو، عجائب المخلوقات ﴿۴﴾ اور حیات الحیوان کو مراجعت کرنے

(بقیہ حاشیہ) والشافعی والثوری وأحمد ......وقال ابن بطال وذهب الأوزاعی ومكحول وفقهاء الشام إلی جواز أكل ما قتل بالمعراض خزقه أو لم يخزق وكان أبو الدرداء وفضالة بن عبيد لا يريان به بأسًا.

(عمدة القاری ۲۱: ۹۳،۹۴ باب صيد المعراض ،كتاب الذبائح والصيد)

﴿۱﴾ فی الهندية : وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفأر والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ولا خلاف فی حرمة هذه الأشياء إلا فی الضب .

(فتاوی هندية ۵: ۲۸۹ كتاب الذبائح : الباب الثانی فی بيان ما يؤكل من الحيوان)

﴿۲﴾ قال العلامة عبد الرحمٰن الجزيری رحمه الله تعالی : الحنفية والحنابلة قالوا يحرم اكل القنفذ صغيره وكبيره.

(كتاب الفقه علی المذاهب الأربعة ۲: ۸ كتاب الحظر والاباحة ، مبحث ما يمنع أكله وما يباح)

﴿۳﴾ قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالی : ولا يحل ذوناب ......ولا الحشرات واحدها حشرة بالتحريك فيهما: كالفارة......والقنفذ . (رد المحتار ۵: ۲۱۴ كتاب الذبائح)

﴿۴﴾ فی عجائب المخلوقات : (قنفذ) الحيوان الذی...... (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سے مظنون اول الذکر ہے ﴿۱﴾۔ واللہ الموفق

قنفذ کا مصداق شیشکی ہے یا سیہ (شکونڑ)

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قنافذ کے بارے میں ہمارے ہاں اختلاف ہے، اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور قنفذ میں یہاں دو قسم ہیں، ایک کو ہم ''سجہائے'' کہتے ہیں، دوسرے کو، جو ذرا بڑا ہوتا ہے، اس کو ''شکونڑ'' کہتے ہیں؟ واضح فرمائیں؟ بینوا وتوجروا

المستفتی: محمد دین غزنی خیل لکی مروت......۱۹/محرم ۱۴۰۴ھ

الجواب: کتب فقہ (بدائع ﴿۲﴾، الفقہ علی المذاہب

(بقیہ حاشیہ) یقال لہ بالفارسیۃ خاربشت سلاحہ علی ظہرہ وھو الشوک الذی علیہ ویقنع بحیث لا یبین من أطرافہ شیء......قالوا أی موضع أراد أن یرمی إلیہ الشوکۃ من شوکہ یرمیہ کرمی النشاب ولا یخطی شیئاً فتمرّ الشوکۃ کمرّ السھم المسدد وتثبت فیہ.
(عجائب المخلوقات علی ھامش حیوۃ الحیوان ۲: ۳۵۷-۳۵۹ ناشر عبد المجید أحمد حنفی بشارع الحسینی رقم ۱۸)

﴿۱﴾ قال العلامۃ الدمیری رحمہ اللہ تعالیٰ: القنفذ (سیہی، خاربشت) یہ ایک خشکی کا جانور ہے، سیہی سانپوں کو بہت شوق سے کھاتی ہے اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اگر سانپ کبھی اس کو ڈس لیتا ہے تو یہ صعتر برگ (پودینہ) کھا کر شفایاب ہو جاتی ہے، قنفذ کی دو اقسام ہیں، ایک تو وہ ہے جس کو ''قنفذ'' کہتے ہیں، یہ مصر میں پائی جاتی ہے اور چوہے کے برابر ہوتی ہے اس کی دوسری قسم ''دلدل'' کہلاتی ہے اور یہ شام و عراق میں پائی جاتی ہے اور یہ کلب قلطی کے برابر ہوتی ہے، ان دونوں میں وہی نسبت ہے جو چوہے اور گھونس میں (بڑا چوہا) ہوتی ہے، سیہی کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں۔ (حیوۃ الحیوان ۲: ۵۶۷، القنفذ)

﴿۲﴾ وفی البدائع: وجمیع الحشرات وھوام الأرض من الفار والقراد والقنافذ والضب والیربوع وابن عرس ونحوھا ولا خلاف فی حرمۃ ھذہ الأشیاء إلا فی الضب.
(بدائع الصنائع ۴: ۱۴۶، کتاب الذبائح والصیود)

الأربعة ﴿۱﴾ وغیرهما) ﴿۲﴾ میں قنافذ کی حرمت مصرح ہے، البتہ یہ مسئلہ زیر غور ہے کہ یہ جانور جس کو افاغنہ "شکونڑ" کہتے ہیں یہ قنفذ ہے یا نہیں تو حیاۃ الحیوان کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ قنفذ "شیشکی" کو کہا جاتا ہے نہ کہ "شکونڑ" کو ﴿۳﴾۔ وهو الموفق

قنفذ (شیشکی) حرام اور شکونڑ حلال ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک جانور جس کا نام "سیہ" ہے اور پشتو نام "شکونڑ" ہے لوگ اس کو کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شکونڑ کا گوشت حلال ہے اور ہم کہتے ہیں کہ مردار ہے، ساتھ ساتھ پشتو کا مثل بھی مشہور ہے کہ (شکونڑ حلال دے خورنگ یے د مردار دے) براہ کرم اس کی وضاحت فرمائیں؟ بینوا توجروا

المستفتی: سید عمر خان اے ایس سی سنٹر نوشہرہ......۱۹۸۵ء/۷/۹

﴿۱﴾ قال العلامة عبد الرحمن الجزيري رحمه الله تعالى: الحنفية والحنابلة قالوا يحرم أكل القنفذ صغيره وكبيره.
(كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۲:۸ كتاب الحظر والإباحة، مبحث ما يمنع أكله وما يباح)

﴿۲﴾ قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: ولا يحل ذوناب......ولا الحشرات واحدها حشرة بالتحريك فيهما: كالفارة......والقنفذ. (ردّ المحتار ۵:۲۱۴، كتاب الذبائح)

﴿۳﴾ قال العلامة كمال الدين الدميري رحمه الله تعالى: سیمی خار پشت قنفذ قاف پر ضمہ اور فتحہ دونوں مستعمل ہیں، یہ ایک خشکی کا جانور ہے،.........سیمی سانپوں کو بہت شوق سے کھاتی ہے اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا، اگر سانپ کبھی اس کو ڈس لیتا ہے تو یہ صعتر برگ (پودینہ) کھا کر شفایاب ہو جاتی ہے، قنفذ کی دو قسمیں ہیں، ایک تو وہ ہے جس کو "قنفذ" کہتے ہیں یہ مصر میں پائی جاتی ہے اور چوہے کے برابر ہوتی ہے، اس کی دوسری قسم "دلدل" کہلاتی ہے اور یہ شام اور عراق میں پائی جاتی ہے اور یہ کلب قلطی کے برابر ہوتی ہے ان دونوں قسموں میں وہی نسبت ہے جو چوہے اور گھونس میں ہوتی ہے، سیمی کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں۔
(حیوۃ الحیوان اُردو ۲:۵۶۷ بحث القنفذ)

الجواب: احناف کے نزدیک قنفذ مکروہ ہے ﴿۱﴾ البتہ یہ امر قابل غور ہے کہ یہ جانور جس کو پشتو میں "شکونڑ" کہا جاتا ہے یہ قنفذ ہے یا نہیں، پس جن علماء نے اس کو قنفذ قرار دیا ہے ان کے نزدیک "شکونڑ" حرام ہے ﴿۲﴾ اور جن علماء نے "شیشکی" کو قنفذ کہا ہے تو ان کے نزدیک "شیشکی" حرام اور "شکونڑ" حلال ہے، والظاهر من عبارة حيوة الحيوان الثانی دون الأول فليراجع ﴿۳﴾. واللہ اعلم

شکونڑ میں جانور کی حرمت کے اسباب موجود نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک حیوان جس کو "شکونڑ" کہتے ہیں، حلال ہے یا حرام؟ بعض لوگ فرق کرتے ہیں کہ جس میں اوجھڑی ہو، اس کا حکم الگ ہے اور جس میں اوجھڑی نہ

﴿۱﴾ فی الاختيار: وهی الحشرات كالفارة والوزغة واليربوع والقنفذ والحية ونحوها لأن جميع ذلک من الخبائث فيحرم لقوله تعالٰی: ويحرم عليهم الخبائث.
(الاختيار لتعليل المختار ۵: ۱۷، كتاب الذبائح)

﴿۲﴾ قال العلامة رشيد أحمد: سوال: قنفذ یعنی سیہ، جس کے جسم پر لمبے لمبے کانٹے ہوتے ہیں، حلال ہے یا حرام؟ درحقیقت اس میں حرام ہونے کی وہ شرائط نہیں پائی جاتیں جو کتب فقہ میں مذکور ہیں۔ بینوا توجروا
الجواب باسم ملهم الصواب: سیہ خبائث میں سے ہونے کی وجہ سے حرام ہے، آپ کی نظر میں حرمت کی وہ کونسی علامت ہے جو نیولا وغیرہ میں پائی جاتی ہے مگر سیہ میں نہیں؟ واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم.
(أحسن الفتاوی ۷: ۶۰۵ كتاب الصيد والذبائح)

﴿۳﴾ قال العلامة كمال الدين الدميری رحمه الله تعالٰی: یہی خار بشت قنفذ فاء پر ضمہ اور فتحہ دونوں مستعمل ہیں، یہ ایک خشکی کا جانور ہے، یہی سانپوں کو بہت شوق سے کھاتی ہے اور اس سے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا، اگر سانپ کبھی اس کو ڈس لیتا ہے تو یہ صعتر برگ (پودینہ) کھا کر شفایاب ہو جاتی ہے، قنفذ کی دو قسمیں ہیں، ایک تو وہ ہے جس کو "قنفذ" کہتے ہیں یہ مصر میں پائی جاتی ہے،......

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہو،اس کا حکم الگ ہے،جواب تفصیل سے ارشادفرمائیں تاکہ ہمارانزاع ختم ہوجائے؟ بینوا توجروا
المستفتی:شفیق الرحمٰن معلم حقانیہ مقام لاہور

الجواب: قنفذ (شیشکی) حرام ہے کیونکہ حیوان مردار خور ہے،نیز حشرات الارض اور ھوام الارض میں سے ہے، کما فی الھندیۃ۵ : ۳۲۱ ،وجمیع الحشرات وھوام الارض من الفأر والجراد والقنافذ والضب والیربوع وابن عرس ونحوھا ﴿۱﴾ اور (شکوشر) حلال ہے،اس لئے کہ یہ گھاس وغیرہ کھاتا ہے،نہ مردار خور ہے اور نہ حشرات الارض میں سے ہے،حدیث اور فقہ میں اس کے متعلق کوئی تصریح نہیں،پس یہ حلال ہے،والأصل فی الاشیاء الإباحۃ ﴿۲﴾ وقال ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ : ما أحل فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت عنہ فھو عفو (أبوداؤد) ﴿۳﴾.وھو الموفق

شکوشر کوقنفذ کبیر اور شیشکی کو قنفذ صغیر کہنا غلط ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ سیہی کا گوشت جس کو عربی میں قنفذ کہا

(بقیہ حاشیہ) اور چوہے کے برابر ہوتی ہے،اس کی دوسری قسم "دلدل" کہلاتی ہے اور یہ شام اور عراق میں پائی جاتی ہے،اور یہ کلب قلطی کے برابر ہوتی ہے،ان دونوں میں وہی نسبت ہے جو چوہے اور گھونس میں ہوتی ہے،سیہی کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں۔(حیوۃ الحیوان أردو ۲ : ۵۶۷ بحث القنفذ)

﴿۱﴾ (الفتاوی ہندیۃ ۲ : ۲۸۹، کتاب الذبائح ، الباب الثانی فی بیان ما یؤکل من الحیوان الخ)

﴿۲﴾ قال العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللّٰہ تعالیٰ : أقول وصرّح فی التحریر بأن المختار أن الأصل الإباحۃ عند الجمھور من الحنفیۃ والشافعیۃ وتبعہ تلمیذہ العلامۃ قاسم ،وجری علیہ فی الھدایۃ من فصل الحداد، وفی الخانیۃ من أوائل الحظر والإباحۃ .
(رد المحتار ۱ : ۷۷، أرکان الوضوء أربعۃ : مطلب المختار أن الأصل فی الأشیاء الإباحۃ)

﴿۳﴾ (سنن أبی داؤد ۲ : ۵۳۹ کتاب الأطعمۃ : باب مالم یذکر تحریمہ)

جاتا ہے، فارسی میں وہ "خارپشت" اور پشتو میں غالباً "شکونڑ" کہا جاتا ہے، حلال ہے یا حرام؟ بینوا توجروا

المستفتی: شفیع الرحمن جدون صوابی......۱۹۸۷ء/۹/۲۸

الجواب: قانفذ خواہ چھوٹے ہوں یا موٹے، فقہاء احناف کے نزدیک مکروہ ہیں، کما فی الهندية ﴿۱﴾ والفقه على المذاهب الأربعة ﴿۲﴾ وغيرهما ﴿۳﴾ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اختلاف اس کے مصداق کے متعلق ہے کہ قنفذ شکونڑ کو کہا جاتا ہے یا شیشکی کو، اور یہ دونوں جدا جدا انواع ہیں، ان میں شکونڑ کو قنفذ کبیر کہنا اور شیشکی کو قنفذ صغیر کہنا غلطی ہے، البتہ عجائب المخلوقات ﴿۴﴾ وغیرہ

﴿۱﴾ فى الهندية: وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفارة والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ولا خلاف فى حرمة هذه الأشياء إلا الضب .

(فتاوى هندية ۲:۲۸۹ كتاب الذبائح : الباب الثانى فى بيان ما يؤكل من الحيوان)

﴿۲﴾ قال العلامة عبد الرحمن الجزيرى رحمه الله تعالى : الحنفية والحنابلة قالوا يحرم أكل القنفذ صغيره و كبيره .

(كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ۲:۸ كتاب الحظر والإباحة مبحث ما يمنع أكله وما يباح)

﴿۳﴾ قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : ولا يحل ذوناب ...... ولا الحشرات واحدها حشرة بالتحريك فيهما : كالفارة .. والقنفذ.(رد المحتار ۲:۲۱۴ كتاب الذبائح)

﴿۴﴾ فى عجائب المخلوقات : (قنفذ) الحيوان الذى يقال له بالفارسية خارپشت سلاحه على ظهره وهو الشوك الذى عليه ويتقنع بحيث لا يبين من أطرافه شيء...... قالوا أى موضع أراد أن يرمى إليه الشوكة من شوكه يرميه كرمى النشاب ولا يخطى شيئاً فتمرّ الشوكة كمرّ السهم المسدد وتثبت فيه .

(عجائب المخلوقات على هامش حيوٰة الحيوان ۲:۳۵۷، ۳۵۹، ناشر، عبد الحميد أحمد حنفى بشارع الحسينى رقم ۱۸)

کو مراجعت کرنے سے، نیز منجد ﴿۱﴾ کی تصاویر کو مراجعت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قنفذ ھیلکی کو کہا جاتا ہے، اور ھیلکی کی تمام اصناف مکروہ ہیں، وامّا الأول فحلال ﴿۲﴾ لحدیث ابی داؤد وما سکت عنه فهو عفو ﴿۳﴾ هذا ماعندی ولعل عند غیری احسن منه . وهو الموفق

سیہ (شکونڑ) کی حلت پر دوبارہ استفسار

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قنفذ کے متعلق آپ سے استفتاء کیا تھا، آپ نے قنفذ کبیر کے متعلق حلال ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا تھا، ہمارے علاقہ کے علماء نے اس کی مخالفت کی ہے، میں نے تحقیق شروع کردی، حیات الحیوان میں لکھا ہے: القنفذ صنفان کبیر و صغیر. پھر دونوں کی تعریف کے بعد لکھا ہے: واما الحکم فحلال عند الشوافع وحرام عند ابی حنیفة اور الفقه علی المذاهب الأربعة میں لکھا ہے: القنفذ حلال صغیر و کبیر . پھر نیچے لکھا ہے: القنفذ حرام صغیر و کبیر عند ابی حنیفة واحمد رحمهما الله تعالی. بینوا توجروا

المستفتی: عبدالمتین بنوی سابق معلم حقانیہ.......۱۹۸۷ء/۹/۲۸

﴿۱﴾ قنفذ کی تصویر منجد میں ص ۶۶۱ پر ہے، اور تعریف یوں کی ہے: القنفذ ، ج قنافذ . دویبة من فصیلة القنفذیّات أعلاها مغطّی بریش حادّ تقی به نفسها إذ تجتمع مستدیرة تحته وتسدّد عند ما تکون مهدّدة تختبئ فی النهار وتکثر الذهاب والإیاب فی اللیل ، توجد منها أنواع عدیدة .

(المنجد ص ۶۵۸ طبع انتشارات بلاغت دارالعلم)

﴿۲﴾ قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالی : أقول وصرح فی التحریر بأن المختار أن الأصل الإباحة عند الجمهور من الحنفیة والشافعیة وتبعه تلمیذه العلامة قاسم. وجری علیه فی الهدایة من فصل الحداد وفی الخانیة من أوائل الحظر والاباحة .

(رد المحتار ۱: ۷۷، أرکان الوضوء أربعة ،مطلب المختار أن الأصل فی الاشیاء الإباحة)

﴿۳﴾ (سنن أبی داؤد ۲: ۵۳۹، کتاب الأطعمة . باب ما لم یذکر تحریمه)

الجواب: واضح رہے کہ قنافذ تمام کے تمام حرام ہیں، فتاویٰ عالمگیری ۵: ۳۲۱ ﴿۱﴾ وغیرہ ﴿۲﴾ میں حرمت پر تصریح کی گئی ہے، علماء کا اختلاف اس میں ہے کہ یہ مخصوص حیوان جس کو سلیمانی لوگ "شکونڑ" کہتے ہیں، یہ قنفذ ہے یا نہیں تو جو حضرات اس کو قنفذ کبیر کہتے ہیں وہ حرمت کے قائل ہیں اور جو اس کو قنفذ قرار نہیں دیتے صرف اس وجہ سے کہ اس کا عربی نام نامعلوم ہے، مسامحۃً قنفذ سے تعبیر کرتے ہیں تو وہ حل کے قائل ہیں اور مجھے قول ثانی راجح معلوم ہوتا ہے ﴿۳﴾، کیونکہ قنفذ کے متعلق منجد میں مسطور ہے: دویبة

﴿۱﴾ في الهندية: وجميع الحشرات وهوام الأرض من الفار والجراد والقنافذ والضب واليربوع وابن عرس ونحوها ولا خلاف في حرمة هذه الأشياء إلا الضب.

(فتاوى هندية ٥: ٢٨٩ كتاب الذبائح، الباب الثاني في بيان ما يؤكل من الحيوان)

﴿۲﴾ قال العلامة عبد الرحمٰن الجزيري رحمه الله تعالى: الحنفية والحنابلة قالوا يحرم اكل القنفذ صغيره وكبيره.

(كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ٢: ٨ كتاب الحظر والإباحة، مبحث ما يمنع اكله وما يباح)

﴿۳﴾ وفي حاشية السراجية: ورد النهي عن اكل القنفذ في سنن أبي داؤد (٢: ١٧٦، باب في اكل الحشرات) من حديث أبي هريرة رضي الله تعالى عنه ولا شك أنه حرام فإنه ذو ناب من هوام الأرض على قدر الفارة ويقتل الحمامة ويتشرب دمه فظهر بهذا أن فيه صفات السباع. وهناك حيوان آخر يقال له الدُلدُل، لم يتعرض لذكره فقهائنا، وفي كتب اللغة والمعاجم جعلوه من أقسام القنافذ، فقال في الصحاح ٤: ١٦٩٩، والدُلدُل عظيم القنافذ، لكن قال بعض علماء باكستان و افغانستان: الدُلدُل حيوان آخر وليس من أقسام القنافذ ولا بأس باكله، ثم ذكروا بينه وبين القنفذ عدة فروق بينة، وبعضها كما يلي: (١) القنفذ يأكل الأقذار والحشرات والدُلدُل الكلأ والعُشب. (٢) القنفذ ذو ناب قاتل الهوام يشرب دم الطيور الصغيرة ولا يوجد في الدُلدُل شيء منها...... (بقيه حاشيه اگلے صفحه پر)

اعلاها مغطى بريش حاد...... تقى به نفسها إذ تجتمع مستديرًا تحته وتوجد منها أنواع عديدة ص ٢٩٩ ﴿١﴾ وفي حياة الحيوان ٢: ٢٦٥، هو مولع بأكل الأفاعي ﴿٢﴾ اور آپ نے جو عبارت لکھی ہے وہ حیات الحیوان میں نہیں ہے، اس کتاب میں عبارت یہ ہے: وهو صنفان قنفذ يكون بأرض مصر قدر الفار ودلدل يكون بأرض الشام والعراق بقدر الكلب القلطي والفرق بينهما بين الجرذ والفار ﴿٣﴾ اور عجائب المخلوقات میں مسطور ہے (قنفذ) الحيوان الذي يقال له بالفارسية خاربشت سلاحه على ظهره وهو الشوك الذي عليه ويقنع بحيث لايبين من أطرافه شيء (الى أن قال) قالوا...... اى موضع أراد أن يرمى إليه شوكة من شوكه يرميه كرمي النشاب ولا يخطى شيئًا فتمرّ الشوكة كمرّ السهم

(بقيه حاشيه) (٣) القنفذ من حشرات الأرض ولا كذلك الدلدل. (٣) وزن القنفذ لا يزيد على كيلو غرام واحد، والدلدل قد يكون إلى ٢٢ كيلو غرام، و كونه بين العشرة إلى خمسة عشر كيلو. (٥) القنفذ ذوناب وله خمسة أنياب، والدلدل ليس ذوناب وله أربع أسنان. (٦) القنفذ يشرب الماء مثل الكلب والدلدل مثل الشاة. فقد تبين من هذه الفروق أن صفات القنفذ مما يذكره الفقهاء في حد ما لا يحل أكله و صفات الدلدل فيما يحل أكله، فهو أشبه بما يحل أكله فلا نقول بحرمته لما مرّ، كيف وليس هو من حشرات الأرض ولا من الهوام ولا ذى ناب. و لعلّ الدلدل على قسمين: قسم يطلق على عظيم القنفذ، و قسم غيره يوجد فيه العلامات الماضية من كونه آكل العشب و غيرها، فمن قال بحله أراد القسم الثاني. (هامش فتاوى سراجية ٣٧٥، ٣٧٦ كتاب الصيد والذبائح، باب ما يحل أكله و ما لا يحل)

﴿١﴾ (المنجد ص ٦٥٨ ناشر انتشارات بلاغت، دار العلم)

﴿٢، ٣﴾ (حيوة الحيوان (عربى) ص ٢: ٢٦٥ ناشر عبد الحميد أحمد حنفى بشارع الحسينى رقم ١٨)

المسدد وتثبت فيه. هامش حيوٰة الحيوان ۲: ۳۵۷ ﴿۱﴾. وهو الموفق

سیہ ذبح اختیاری یا اضطراری کے بعد جائز ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک جانور جسے ہم اپنی زبان میں "سیہہ" کہتے ہیں، جس کی پیٹھ پر کانٹے ہوتے ہیں یعنی خارپشت، عربی قنفذ، زمین میں کھڈ بناتی ہے، زمانہ ماضی میں نہ کسی عالم نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور نہ کسی نے کھایا ہے، حال ہی میں اس مسئلہ کا سہارا لے کر کہ بیماری اور علاج کی صورت میں اس کا کھانا جائز ہے، چند آدمیوں نے مار کر بلا ذبح بانٹ کر کھا لیا، علماء کرام کے فتویٰ میں ذبح کے متعلق اختلاف ہے، بلا ذبح حرام قرار دیتے ہیں، شرعی حکم اس بارے میں کیا ہے؟ بینوا توجروا!

المستفتی: حاجی محمد اصغر ترچھ بازار مظفر آباد کشمیر......۱۲/اپریل ۱۹۸۴ء

الجواب: قنفذ احناف کے نزدیک مکروہ ہے ﴿۲﴾ البتہ قنفذ خیشکی کو کہا جاتا ہے نہ "سیہہ" کو، پس بہ ظاہر یہ جائز ہے، ذبح اضطراری یا ذبح اختیاری کے بعد ﴿۳﴾۔ **واللہ اعلم بالصواب**

﴿۱﴾ (عجائب المخلوقات علی هامش حيوٰة الحيوان ۲: ۳۵۷-۳۵۹ ناشر عبد الحميد الخ)

﴿۲﴾ قال العلامة عبدالرحمٰن الجزيری رحمه الله تعالى: الحنفية والحنابلة قالوا يحرم اكل القنفذ صغيره وكبيره.
(الفقه على المذاهب الأربعة ۲: ۸ كتاب الحظر والإباحة، مبحث مايمنع اكله وما يباح)

﴿۳﴾ وفی الاختيار: والذكاة اختيارية، وهی الذبح فی الحلق واللبة واضطرارية وهی الجرح فی ای موضع اتفق. (الاختيار لتعليل المختار ۵: ۱۰، كتاب الذبائح)